140246 - روزہ رکھنے سے کاہلی اور وزن میں کمی پیدا ہوتی ہو تو کیا روزہ نہ رکھے

سوال

میں تئیس برس کی ہوں اور عمر کے اعتبار سے میرا وزن بہت کم ہے یعنی صرف پچاس کلو گرام، میں بہت سارے ڈاکٹروں کے پاس گئی ہوں انہوں نے جواب دیا کہ وزن کی کمی ایك طبعی چیز ہے اور مجھے کوئی بیماری لاحق نہیں، میرا سوال روزوں کے متعلق ہے:
جب میں روزہ رکھتی ہوں روزے کی ابتدا میں ہی مجھے بہت کاہلی اور پیاس کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور منہ خشك ہو جاتا ہے اور اس طرح میرے وزن میں اور کمی ہوتی ہے، اس بنا پر والدہ کہتی ہے کہ تم روزے نہ رکھو لیکن میں اس رائے میں راحت محسوس نہیں کرتی.
مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں روزہ رکھ کر میں گھرمیں لیٹی رہتی ہوں اور چلنے کی بھی سکت نہیں ہوتی والدہ کہتی ہے کہ تم بیمار کے حکم میں ہو روزہ نہ رکھو لیکن میں اس سے متفق نہیں کیا یہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالی نے مریض کو رمضان المبارك میں روزہ چھوڑنے کی رخصت دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے، اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا اور تمہارے ساتھ تنگی نہیں کرنا چاہتا البقرۃ (185).

ایسے شخص کو بھی مریض کے ساتھ ہی ملحق کیا جائیگا جسے روزہ رکھنے کی بنا پر مرض لاحق ہو جائے، جیسا کہ اس کی تفصیل سوال نمبر (12488) کے جواب میں بیان کی جا چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" وہ بیماری روزہ چھوڑنے کے لیے مباح سبب بنےگی جو شدید ہو اور روزہ رکھنے اس بیماری میں اضافہ ہو جائے یا پھر شفایابی میں تاخیر کا باعث بنے.....

اور وہ صحیح شخص جسے خدشہ ہوکہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائیگا، مثلا وہ مریض جسے بیماری کے زائد ہونے کا خدشہ ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا مباح ہے؛ کیونکہ مریض کے لیے روزہ چھوڑنا ہی مباح اس لیےکیا

گیا ہے کہ کہیں روزہ رکھنے سے بیماری بڑھ نہ جائے یا لمبی نہ ہو جائے، لہذا بیماری کی تجدید بھی بیماری کےمعنی میں ہی ہوگی " انتہی

دیکھیں: مغنی ابن قدامہ (4 / 403).

اور بیماری کا علم تو کسی قابل اعتماد طبیب اور ڈاکٹر کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے، یا پھر اس شخص کے ذاتی تجربہ سے کہ وہ روزہ رکھتا ہو تو روزے کی بنا پر اسے بہت زیادہ مشقت ہوتی ہو، یا پھر روزہ اسے نقصان و ضرر دیتا ہو.

آپ نے سوال میں بیان کیا ہے کہ آپ کو کوئی بیماری لاحق نہیں، اور ڈاکٹر حضرات نےآپ کے وزن کی کمی کو طبعی امر قرار دیا ہے نہ کہ مرض کی بنا پر.

اس لیے اگر آپ کو روزہ رکھنے کی بنا پر شدید مشقت ہوتی ہے تو آپ کے لیے روزہ چھوڑنے میں یہ عذر ہے، اور اگر اتنی مشقت ہو کہ برداشت کر سکتی ہوں اور اس کی عادت بن سکتی ہو تو پھر آپ کے لیے روزہ رکھنا واجب ہے.

مستقل فتوی کمیٹی علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میری بیٹی بہت ہی کمزور جسم والی ہے اور رمضان المبارک آ رہا ہے اس کی والدہ نے اسے دو برس سے رمضان المبارک کے روزے رکھنےسے منع کر رکھا تھا، اور جب وہ فوت ہوئی تو اس کے ذمہ دو ماہ کے روزے تھے، میرا سوال یہ ہے کہ:

کیا اس کی والدہ پر کوئی گناہ تو نہیں کیونکہ اس نے ہی اسے روزے نہیں رکھنے دیے، اور کیا والدہ پر بیٹی کے روزوں کی قضاء میں روزے رکھنے واجب ہیں ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" اگر یہ بچی کمزوری کی بنا پر روزے نہیں رکھ سکتی تھی تو یہ مریض کے حکم میں آئیگی، اور رمضان المبارک کے روزے رکھنے سے منع کرنے پر والدہ کو کوئی گناہ نہیں ہوگا، اور اگر بچی کی موت تک یہی حالت تھی کہ وہ روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھ سکی تو اس کی جانب سے قضاء میں روزے رکھنا واجب نہیں.

لیکن اگر کمزور ہونے کے باوجود بچی بغیر مشقت کے روزے رکھنےکی طاقت رکھتی تھی تو پھر روزے سے منع کرنے کی بنا پر گنہگار ہوگی، اور اس کی جانب سے روزے رکھنا مشروع ہونگے، بہتر یہی ہے کہ قضاء کے روزے والدہ ہی رکھے کیونکہ روزے نہ رکھنےکا سبب والدہ ہی بنی ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 376).

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ روزے چھوڑنے سے قبل آپ ایسے اسباب اپنائیں جن کی بنا پر آپ روزہ مکل کرسکنے کی استطاعت رکھ سکیں، مثلا سحری پابندی سے کھائیں اور سحری بالکل رات کے آخری حصہ میں کی جائے، اور آپ روزے کی حالت میں کوئی بھی مشقت مت کریں جو آپ کو ضرر دے.

اور آپ نیند اور آرام ضرور کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ ضرور کریں جو آپ جیسی حالت کا ماہر ہو، ہو سکتا ہے وہ آپ کو ایسی ادویات لکھ دے جو روزے میں ممد و معاون ثابت ہوں.

واللہ اعلم .